حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

حیات وتعلیمات

تالیف

مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی قادری

شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ وبانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر

ناشر

ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج حیدرآباد، الہند

Ph.No:04024469996(6:30 to 10:30 pm)

Website: www.ziaislamic.com

Email:zia.islamic@yahoo.co.in

نام کتاب : حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ' حیات وتعلیمات

تالیف : مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی قادری، شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ
وبانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر

طبع اول : رجب المرجب، 1432ھ م جون 2011ء

تعداد اشاعت : ایک ہزار (1000)

قیمت : 35 روپۓ

ناشر : ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر' مصری گنج، حیدرآباد دکن

کمپوزنگ : ابوالبرکات کمپیوٹر سنٹر' مصری گنج، حیدرآباد دکن فون نمبر: 040-24469996

کتابت : محمد عبدالقدیر قادری

پروف ریڈنگ : مولانا محمد حنیف قادری صاحب، مولانا محمد خالد علی قادری صاحب

طباعت : مطبع ابوالوفاء الافغانیؒ، جامعہ نظامیہ، حیدرآباد

ملنے کے پتے :
- جامعہ نظامیہ، شبلی گنج، حیدرآباد دکن
- ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر' مصری گنج، حیدرآباد
- دکن ٹریڈرس، مغل پورہ، حیدرآباد
- عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدرآباد
- ہدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرس، پرانی حویلی، حیدرآباد
- مکتبہ رفاہ عام، گلبرگہ شریف
- تصانیف حضرت بندہ نواز، گیارہ سیڑھی گلبرگہ شریف
- ہاشمی محبوب کتب خانہ تعظیم ترک مسجد، بیجاپور
- دیگر تاجران کتب، شہر ومضافات

❁......فہرست......❁



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ.

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ. ترجمہ:بے شک جن لوگوں نے کہا:اللہ ہمارا رب ہے، پھر اس پر ثابت قدم رہے،ان کے پاس فرشتے اس پیغام کے ساتھ نازل ہونگے (اور کہیں گے کہ)تم مت ڈرو اور نہ رنجیدہ ہو اور بشارت ہو تم کو اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔(سورۃ حم السجدۃ۔30)

قرآن شریف میں اللہ والوں کا جو خاص وصف بیان کیا گیا وہ ان کی استقامت ہے، دراصل استقامت یہ ہے کہ احکام اسلام کو ہر طرف عام کرنے کی مسلسل کوشش کی جائے،اس راہ میں جو مشکلات ومصائب درپیش ہوں ان کا مقابلہ کیا جائے اور ہمیشہ اپنے نصب العین میں قوت ارادی کو مضبوط و مستحکم رکھا جائے ،یہی عزیمت ہے اور اسی کا نام استقامت ہے۔

استقامت وہ بیش بہا دولت اور عظیم رتبہ ہے کہ ہر طرح کی بزرگی اور کرامت اس کے ماتحت ہوتی ہے،جیسا کہ کہا گیا: **اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃ.** استقامت' کرامت سے بڑھکر ہے۔

اس بات میں دو رائے نہیں کہ شریعت پر استقامت ہر بندۂ مومن کا نصب العین ہے،اس کے لئے اپنے مقصد کی تکمیل نہایت ضروری ہے اور منزل مقصود تک پہنچنے

کے لئے کسی رہبر اور رہنما کی پیروی بے حد ضروری ہے، ہمارے لئے بڑی سعادت کی بات ہے کہ رب العالمین نے ہماری ہدایت اور رہنمائی کے لئے اپنے محبوب بندوں کو دنیا میں بھیجا کرتا ہے،تا کہ ان کی استقامت کو دیکھ کر ہم اپنے عقیدہ وایمان پر ثابت قدم ہو جائیں اور ان کے اخلاق وکردار کو دیکھ کر ہم اپنے علم وعمل میں اخلاص وللّٰہیت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

چنانچہ اب جس ہستی کا ذکر کیا جارہا ہے وہ امام الاولیاء،قدوۃ الاصفیاء،غواص بحر معرفت،سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

ترویج دین میں سلطان الہند کا اسلوب

سرزمین ہند میں جہاں ہزارہا برس سے معبودان باطلہ کی پرستش کی جاتی تھی،اس زمین کی ہواؤں اور فضاؤں نے اسم باری تعالی ونام مصطفوی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام کی برکت سے اپنی سماعت کو بہرور نہ کیا تھا، جہاں ظلم واستبداد،حق تلفی اور قتل وغارت گری کو عزت وشان تصور کیا جاتا تھا،سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمان نبوی پر یہاں تشریف لاکر اس سرزمین کو جنت نشاں بنایا، باطل پرستی کا قلع قمع فرماکر ذرہ ذرہ کو معرفت آگاہ وحق شناس بنادیا۔شجر اسلام کا بیج بونے کیلئے آپکو پرخطر حالات کا سامنا کرنا پڑا،آپ اور آپکے مریدین کی مختصر جماعت کے سوا سارے دیار ہند میں باطل پرستوں کا شور وغلبہ تھا،اس اجنبی ماحول میں آپ نے مخالفت کی ہواؤں کا جبل استقامت بن کر مقابلہ کیا۔

آج کے پرفتن دور میں تعلیمات اسلامیہ عام کرنے اور اشاعت دین کے لئے نصیحت وموعظت کا اسلوب اپنانے کی ضرورت ہے کیونکہ اسلام کا پیام باہم محبت و

الفت کا فروغ اور امن وسلامتی کی اشاعت ہے، ہمیں اسلاف کرام وصالحین عظام کے اسلوبِ تبلیغ کو اپنانا چاہئے۔ خواجۂ ہند حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے ہندوستان میں شمع اسلام کو روشن کیا اور اسلام کے پیغام کو عام کیا جب ہندوستان تشریف لائے تو اپنے ساتھ لشکر جرار، تیر وتلوار لے کر نہیں آئے بلکہ اخلاقِ احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم، بلند کردار اور اسلامی اقدار لے کر آئے، حضرت سیدنا غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور بزرگان دین کے اقوال واعمال کا ذکر فرما کر لوگوں کی اصلاح فرماتے، حاضرین اپنے حالات کے مطابق مستفیض ہوتے، آپ کی مبارک مجالس میں شریعت وطریقت اور حقیقت ومعرفت کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا جاتا اور فرائض وسنت کی ادائیگی، ریاضت ومجاہدہ، پاکیزگی وخلوص، طہارت ونفاست، صدق وصفا، خوف خدا، اور مخلوق خدا کی خدمت کی تعلیم دی جاتی۔

ولادت باسعادت اور بچپن

خواجۂ خواجگاں، سلطان الہند، حضرت خواجہ سید معین الدین حسن سجزی غریب نواز قدس سرہ نہایت عبادت گزار، دیندار اور پرہیزگار گھرانے میں ایران کے صوبہ سجستان میں واقع قریہ سجز میں 14 رجب المرجب 537ھ م ماہ اپریل 1143ء بروز دوشنبہ صبح صادق کے وقت تولد ہوئے۔ (معین الارواح ص36)

والد گرامی کا اسم مبارک حضرت سید غیاث الدین حسن الحسینی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ اپنے والد گرامی کے واسطہ سے حسینی ہیں اور بذریعہ والدۂ محترمہ حسنی سادات سے ہیں۔ سلسلہ پدری بارہ واسطوں اور سلسلہ مادری گیارہ واسطوں سے حضرت مولائے کائنات سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ (ملخص از اقتباس الانوار، ص 346)

علوم ظاہری میں کمال

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ پندرہ سال کی عمر مبارک کو پہنچے کہ والد ماجد کا وصال ہوگیا، دوسرا قول پندرہ سال سے کم عمر کا بھی ہے، دو سال بعد والدہ ماجدہ کا بھی وصال ہوگیا، ترکہ میں ایک باغ تھا، آپ عبادت واذکار میں مشغول رہتے ہوئے باغبانی کیا کرتے، لیکن جب آپ کو حضرت ابراہیم قندوزی رحمۃ اللہ علیہ سے نعمت ملی تو آپ کو مزید طلبِ علم وکمال کا اشتیاق ہوا، اور آپ علوم ظاہری میں کمال حاصل کرنے کے لئے نیشاپور تشریف لے گئے اور اعلی علوم حاصل کر کے ایسے باکمال ہوگئے کہ وقت کے مشہور عالم آپ کی خدمت میں اپنے اشکالات وسوالات پیش کرتے اور آپ اُنہیں اشکالات کے حل بتلاتے اور سوالات کے تشفی بخش جوابات دیتے۔ (ملخص از مرأۃ الاسرار: طبقہ ۱۷، ص: ۵۹۳)

طلب حق کیلئے سفر

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کے والد گرامی سے وراثت میں جو باغ ملا تھا آپ نے اسے فروخت کر دیا اور اس سے حاصل ہونے والی رقم کو راہ خدا میں خرچ کر کے علم وعرفان کی پیاس بجھانے کیلئے رخت سفر باندھا، مختلف شہروں میں مدت تک قیام کیا، سمرقند، بخارا، عرب وعراق کا سفر کرتے ہوئے سنجان پہنچے جہاں آپ نے خواجہ نجم الدین کبریٰ رحمہ اللہ سے ملاقات کی، پھر بغداد میں حضرت ابو نجیب ضیاء الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اور ہمدان میں خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ محافل گرم رہیں، تلاش حق وطلب معرفت نے آپکو قصبۂ ہارون میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے در تک پہنچا دیا، ابتداء میں ڈھائی سال تک مسلسل پیر

طریقت کی صحبت اختیار کر کے ریاضت ومجاہدہ کے بعد مرتبہ کمال کو پہنچے۔(ملخص از مشکوۃ النبوۃ، ج:4،ص:100۔مراۃ الاسرار،ص:593)

بعدازاں بیس سال سفر وحضر، جلوت وخلوت میں آپ نے اپنے پیرومرشد کی خدمت انجام دی، جب آپ کی عمر شریف(۵۲)سال ہوئی تو حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے بلاطلب خرقۂ خلافت عطافرمایا۔(ملخص از مشکوۃ النبوۃ، ج:4،ص:101)

اکتساب فیض کا یہ سلسلہ جاری رہا اور آپ نے اپنے بحر معرفت کو مزید موجزن کرنے کے لئے بارگاہ غوثیت سے باریاب ہوئے، چنانچہ ’’حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان تشریف لانے سے پہلے پانچ ماہ سات دن حضور غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہ کر اکتساب فیض کیا‘‘۔(مشکوۃ النبوۃ، ج:4،ص:100، پنج گنج فارسی، درذکر اولیاء ہندوستان،ص:75،مراۃ الاسرار،ص:594)

دربار نبوی سے قطب المشائخ کا خطاب

خواجہ غریب نواز سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین حسن سجزی قدس اللہ سرہ اپنے پیر حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کے ملفوظات مبارکہ انیس الارواح میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ دعا گو اضعف عباداللہ معین الدین حسن سجزی شہر بغداد شریف میں گیا، حضرت خواجہ عثمان ہارونی کو تلاش کیا، لوگوں نے کہا کہ حضرت خواجہ جنید بغدادی کی مسجد میں نماز کے واسطے تشریف لے گئے ہیں، یہ سن کر میں حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ کی مسجد میں گیا' اور مولائی ومرشدی حضرت عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ کی زیارت وقدمبوسی سے مشرف ہوا' اس وقت بہت سے مشائخ کبار خدمت اقدس میں حاضر تھے۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھو' میں نے حکم کی تعمیل کی ،آپ کھڑے ہوگئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی جانب منہ کیا اور زبان مبارک سے فرمایا کہ الٰہی! میں ان کو تیرے سپرد کرتا ہوں ،اسکے بعد بغداد شریف سے روانہ ہوکر مکہ معظّمہ تشریف لائے اور یہ درویش ہم رکاب تھا' آپ مجھے پاپیادہ کعبہ شریف لے گئے اور فقیر کے حق میں دعاءِ خیر کی ،آواز آئی: کہ ہم نے معین الدین حسن سجزی کو قبول کیا' وہاں سے روانہ ہوکر مدینہ منورہ حاضر ہوئے ، میں بھی ہمراہ تھا' جب حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر پہنچے تو مجھ سے ارشاد فرمایا کہ سلام کرو! میں نے سلام عرض کیا' روضۂ مبارک سے آواز آئی ’’وعلیکم السلام یا قطب المشائخ‘‘ اس آواز کے آنے پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ کا معاملہ درجۂ کمال کو پہنچا۔ (حیات خواجہ۔ص20/21)

روایت ہے کہ ایک روز حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ نے حضرت خواجہ غریب نواز قدس اللہ سرہ کو ایک خاص مجلس میں طلب فرمایا' اس وقت اکثر مشائخ عظام موجود تھے، آپ تشریف لے گئے' پیرومرشد نے ارشاد فرمایا: اے معین الدین! وضو کرو اور دو رکعت نماز ادا کرو، حضرت نے اپنے پیرومرشد کے حکم کی تعمیل کی اور قبلہ رو بیٹھے اور حکم کے مطابق پہلے سورہ بقرہ پڑھی اور پھر ۲۱ بار درود شریف پڑھا۔ اسکے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور آسمان کی طرف منہ کر کے فرمایا: اے معین الدین! میں نے تجھ کو خدائے عزوجل تک پہنچا دیا اور بارگاہ کبریا کا مقبول بنا دیا' اور آپ کے سر مبارک کے تمام بال تراشے اور کلاہ چارترکی سر مباک پر رکھی' اور جو اسم اعظم پیران عظام سے سینہ بسینہ چلا آتا تھا وہ اور کملی مبارک عطا فرمائی اور

فرمایا: ایک ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھو جب آپ پڑھ چکے تو ارشاد فرمایا کہ اوپر سر اٹھا کر دیکھو حضرت خواجہ غریب نواز قدس اللہ سرہ نے جب سر اٹھایا تو عرش معلیٰ سے تحت الثریٰ تک نظر آیا۔ پھر فرمایا کہ ایک ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھ کر دیکھو جب حضرت نے دیکھا تو حضرت خواجہ ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا کہ اب کیا نظر آتا ہے آپ نے عرض کیا کہ حجاب عظمت دیکھتا ہوں‘ فرمایا: اے معین الدین! شکر کرو‘ آپ اپنے مقصد کو پہنچ گئے ، پھر فرمایا: سامنے جو اینٹ پڑی ہے وہ لیکر آؤ، حضرت غریب نواز نے وہ اینٹ اٹھائی تو وہ سونے کی ہوگئی، پھر فرمایا: اس کو محتاج اور مسکین پر تقسیم کردو، آپ نے اسی وقت تقسیم کردی اور بیس برس تک اپنے پیر ومرشد کی خدمت میں رہے، جب بھی سفر کا اتفاق ہوتا تو اپنے پیر ومرشد کا سامان‘ جامہ وغیرہ اپنے سر پر رکھ کر ہمراہ جاتے۔

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد
ہر کہ خود را دید او محروم شد

(حیات خواجہ 23/24)

دیار ہند میں اسلام کا ظہور

حضرت غریب نواز رحمہ اللہ کی ہندوستان میں آمد سے قبل مسلمان یہاں دو راہوں سے داخل ہوئے، دوسری صدی ہجری کے آغاز میں کاروان امن کے سترہ سالہ سپہ سالار حضرتِ محمد بن قاسم ثقفی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں ایک لشکر جرار سندھ پر جوابی کارروائی کیلئے حملہ آور ہوا، اس کی وجہ یہ ہوئی کہ سیلون کے حکمران کی جانب سے بھیجے گئے تحائف کو سندھ والوں نے لُوٹ لیا تھا، پھر تین سو سال بعد تقریباً ۱۰۰۰ء میں سلطان محمود غزنوی نے کاروان امن کا رخ ہندوستان کی طرف کیا، اس طرح دیار ہند میں اسلام کی

آمد ہوچکی تھی، مگر محدود ومختصر آبادی اس دین سے واقف تھی۔ (ملخص از مسلمانوں کے عظیم فرمانروا، ص:190)

ارض ہند کی دوسری جانب جنوبی ساحلی علاقہ میں خلفاء راشدین کے دور سے ہی صحابہ کرام وتابعین کاوُرودِ مسعود از راہ تجارت ہوتا رہا، ان حضرات کی آمد سے ساحلی علاقہ میں یقیناً اذانیں بلند ہوتی رہیں اور وحدانیت کے پرستاروں کا اژدہام بھی ہونے لگا۔

سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو حق تعالی نے اس عظیم کارنامہ کیلئے منتخب فرمایا کہ آپکی قوت روحانی وجہد مسلسل سے ملک کے دشت ودریا اور قلب وجوانب میں ایمان واسلام کی بہار چھاگئی، حضرت غریب نواز کی تشریف آوری سے پہلے دیار ہند میں اسلام آیا ضرور تھا، مگر خاطر خواہ پھیلا نہیں تھا اور آپ کے وجود باجود کی برکت سے دیار ہند میں ہر طرف اسلام کا اجالا پھیل گیا۔

تاجدار کائنات کے دربار میں حاضری

صاحب خزینۃ الاصفیا تحریر فرماتے ہیں کہ جب حضرت خواجہ غریب نواز قدس اللہ سرہ اپنے پیر روشن ضمیر سے اجازت حاصل کر کے رخصت ہوئے، اطراف عالم میں سفر فرماتے ہوئے دردمندوں کی چارہ سازی، تشنگان علوم ومعارف کی سیرابی فرماتے رہے۔ جہاں آپ کی شہرت ہوجاتی وہاں سے چھپ کر چلے جاتے۔ اسطرح تھوڑے دنوں میں آپ کعبہ شریف تشریف لے گئے اور وہاں سے مدینہ منورہ میں حاضر ہوکر روضۂ مقدسہ کی زیارت سے مشرف ہوئے، ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مقدسہ سے ندا آئی کہ معین الدین چشتی کو بلاؤ چنانچہ بارگاہ رسالت کے خدام حضرت خواجہ غریب نواز قدس اللہ سرہ کو روضہ منورہ پر لے گئے اس وقت آپ کا عجب

حال تھانالاں وگریاں صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے روضہ مقدسہ پر حاضر ہوکر نہایت مودب دست بستہ کھڑے ہوئے' دربار کبریا سے آواز آئی اے قطب المشائخ قریب آ ئیے ! آپ بحالت وجد اندر حاضر ہوئے اور جمال جہاں آرائے سرور کائنات' فخر موجودات' رحمۃ للعالمین' محبوب خدا' احمد مجتبیٰ' محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے ،ارشاد ہوا کہ معین الدین ! آپ خاص ہمارا دین ہیں آپ پر لازم ہے کہ ہندوستان کی طرف جائیں اور وہاں ایک شہر اجمیر ہے آپ کے سبب سے وہاں پراسلام کی شمع روشن ہوگی ،آپ نے عرض کیا کہ ارشاد عالی کی تعمیل کے لئے بسر وچشم حاضر ہوں مگر ہندوستان واجمیر سے ناواقف ہوں' کس طرف جاؤں؟ چنانچہ حضور سرورعالم رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان اور شہر اجمیر کی طرف رہنمائی فرمائی ،حضورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب ارشاد آپ نے اقلیم ہند کی طرف چالیس مریدین ووابستگان کے ساتھ مراجعت فرمائی ۔(حیات خواجہ ۔ص29)

سلطان الہند کا ہندوستان میں ورود

تاریخ ہند پر لکھی گئی مستند وقابل اعتبار کتابوں سے ثابت ہے کہ دیار ہند میں یہ اسلامی بہار، اللہ اکبر کی گونج ،شعائر اسلام کی تابندگی ،ایمان والوں کے قلوب میں روشن شمعوں کی نورانیت ،حق کی خاطر مر مٹنے کا جذبہ، امن وسلامتی کی فضائیں ،راحت وسکون کی ہوائیں ،شائستہ تہذیب اور پاکیزہ تمدن کے گلستان ،انسانیت کی حیثیت سے بین الاقوامی محبتوں کے چمنستاں ،غرض کہ ہر طرح کی خیر وخوبی خواجۂ خواجگاں حضرت غریب نواز قدس سرہٗ کی ذات پاک کی برکتوں کا خلاصہ ہے اور آپ ہی کی تعلیمات کی مرہون منت ہے، آپکی گفتار سے لاکھوں قلوب زندہ ہوئے اور آپکے کردار سے سرزمین ہند کے

گوشہ گوشہ میں خوش اخلاقی وراست بازی کے سبزے لہرائے ۔

جب حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی ہندوستان آمد ہوئی ؛آپ کی استقامت کا امتحان شروع ہوگیا ،جب پرتھوی راج نے اپنے علاقہ میں اسلام کی روشنی دیکھی تو تاب نہ لاسکا اور اپنی کوتاہ پھونکوں سے شمع اسلام کو بجھانے کی ناپاک کوشش کرنے لگا' وہ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے وابستگان کو ہندوستان سے رخصت کرنے کے لئے ہر طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرنے لگا' مصائب ومشکلات میں الجھانے کی کوشش کی ، جہاں کہیں آپ تشریف فرما ہوئے وہاں سے چلے جانے کے لئے زحمت دیجاتی ،ستم کی انتہاء یہ تھی کہ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے جاں نثاروں کے لئے پانی پر پابندی لگادی گئی ،اجمیر کے تالاب اناساگر پر سپاہیوں کا پہرا لگادیا گیا گویا وہ بادشاہ آپ کے ساتھ انسانیت سوز حرکتیں کرنے کے درپے ہوگیا' بلکہ اس سے بھی کم تر سلوک کرنے لگا ،اسکے باوجود بھی آپ کی ثابت قدمی میں رمق برابر فرق نہ آیا، آپ اشاعت دین متین کے لئے مکمل کمربستہ رہے اور کبھی اپنے پائے استقلال کو ڈگمگانے نہ دیا۔

حضرت داتا گنج بخش کی زیارت

حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ غزنی سے لاہور تشریف لائے اور وہاں آپ نے حضرت خواجہ علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پُر انوار کی زیارت کی اور دہلی کا رخ کیا ،اس وقت دہلی پرتھوی راج چوہان کا پایۂ تخت تھا۔ پھر اسکا دارالسلطنت اجمیر بنایا گیا ،خواجہ غریب نواز رحمہ اللہ ،حضرت مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہ کے مزار پرانوار کے پاس معتکف رہے اور آپ کی مدح میں اشعار کہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا

ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

حضرت داتا گنج بخش سے فیوض باطنی حاصل کرنے کے بعد لاہور سے دہلی رونق افروز ہوئے، وہاں چندایام قیام فرما کراجمیر شریف روانہ ہوئے جب آپ قصبہ سمانا پٹالہ میں پہنچے تو رائے پتھورا کے آدمیوں نے حضرت غریب نواز کو اس حلیہ کے مطابق پایا جو بادشاہ کی ماں نے بتایا تھا‘ چنانچہ اذیت پہنچانے کے ارادے سے دشمنوں نے آپکوفریب دیکر وہاں قیام کیلئے عرض کیا، مگر باطنی فراست سے آپ کو ان کے دجل وفریب پر اطلاع ملی، حضرت غریب نواز نے انکی بات کو ٹال دیا اور علانیہ اپنے خدام کے ساتھ تشریف لے چلے اور دسویں محرم کو شہر اجمیر میں رونق افروز ہوکر ایک پیپل کے درخت کے نیچے قیام فرمایا‘ جہاں بادشاہ کے اونٹ بیٹھا کرتے تھے۔(حیات خواجہ۔ص:30)

اونٹ اپنے مقام سے اٹھ نہ سکے

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ایک مقام پر تشریف فرما ہوئے، ساربان (اونٹ سوار) وہاں آئے اور حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو وہاں بیٹھے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہاں سے اٹھو، یہاں راجہ کے اونٹ بیٹھا کرتے ہیں لیکن اس کی بات کی طرف توجہ نہ ہوئی، جب اس نے شدت اختیار کی تو حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اچھا ہم جاتے ہیں، تمہارے اونٹ یہاں بیٹھیں گے، یہ کہہ کر آپ وہاں سے اٹھے اور تالاب اناساگر کے کنارہ پر آ کر قیام فرمایا۔

یہ بہت ہی صاف وستھرا اور خوبصورت منظر تھا جو حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو بہت پسند آیا، آپ وہاں بیٹھ کر عبادت میں مشغول ہو گئے، جب راجہ کے اونٹ

وہاں جا کر بیٹھے تو حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت سے وہ ایسے بیٹھے کہ اٹھ نہیں سکتے تھے، ساربانوں (اونٹ سواروں) نے یہ ماجرا راجہ کے سامنے بیان کیا، راجہ نے کہا اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ تم اس درویش کے پاس جا کر معافی مانگو، ساربانوں (اونٹ سواروں) نے جب حضرت غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی طلب کی تو آپ نے فرمایا جاؤ، تمہارے اونٹ اٹھ کھڑے ہیں، جب ساربان (اونٹ سوار) وہاں گئے تو دیکھا کہ اونٹ کھڑے ہیں، انہوں نے راجہ کے پاس جا کر واقعہ بیان کیا تو وہ خوف زدہ وحیرت زدہ ہوا۔(اقتباس الانوار۔361/362)

اناساگر ایک کوزہ میں

ایک مرتبہ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خادم ”اناساگر“ سے وضو کے لئے لینے گئے تو وہاں خلاف معمول راجہ کے سپاہی پہرہ دے رہے تھے، جب خادم نے گھڑے میں پانی بھرنا چاہا تو سپاہیوں نے سختی سے منع کردیا اور کہا کہ اب تم اس کو نہیں چھو سکتے ہو‘ تالاب کے پانی کو گندہ مت کرو۔ خادم نے کہا کہ پانی تو جانوروں پر بھی بند نہیں کیا جاتا۔ ہم تو انسان ہیں اس پر سپاہیوں نے کہا کہ تم حیوانوں سے بھی بدتر ہو۔ خادم نے آ کر جب آپ کو سارا ماجرا سنایا تو آپ نے فرمایا کہ سپاہیوں سے کہو کہ اس مرتبہ ایک گھڑا پانی لے لینے دو‘ پھر ہم اپنا کوئی اور انتظام کرلیں گے۔ آپ کے حکم پر جب خادم دوبارہ تالاب پر پانی لینے گیا تو سپاہیوں نے تمسخر اڑاتے ہوئے کہا کہ آج گھڑا بھرلو‘ اس کے بعد تمہیں یہاں سے پانی لینے کی اجازت نہیں ہوگی۔ چنانچہ خادم نے حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق وہ گھڑا بھرلیا۔ راجپوت سپاہیوں کیساتھ ساتھ مسلمان خادم پر بھی حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ گئے‘ وہ یہ دیکھ کر تعجب میں پڑ گئے کہ اناساگر

تالاب کا سارا پانی ایک چھوٹے سے برتن میں سمٹ کر آ گیا۔ جس تالاب کے پانی پر سپاہی تکبر کر رہے تھے وہ پانی سے خالی ہو چکا تھا۔ اس قوم کے نزدیک یہ جادوگری کا ایک عظیم الشان مظاہرہ تھا۔ یہ دیکھ کر راجپوت سپاہی وہاں سے خوفزدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ آپ کے خادم بھی حضرت کی خدمت میں واپس آئے اور آپ کو سارا واقعہ سنایا۔ پورے شہر اجمیر میں ہنگامہ برپا تھا' اناساگر تالاب کے خشک ہونے کی خبر سب کیلئے حیران کن تھی۔ پرتھوی راج مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کو ہر صورت میں روکنا چاہتا تھا۔ مشیروں نے اسے مشورہ دیا کہ اس مسلمان فقیر کا مقابلہ ہندو جادوگر ہی کر سکتے ہیں۔

لیکن اس سے پہلے شہر اجمیر کے چند معززین اناساگر تالاب کی سابقہ پوزیشن بحال کرنے کی استدعا لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اگر تالاب کا پانی اسی طرح خشک رہا تو بہت سارے انسان پانی کے بغیر مر جائیں گے۔ چنانچہ آپ نے اسلام کی رواداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ تو حق کے نافرمانوں کیلئے ایک چھوٹی سی جھلک ہے۔ ورنہ ہمارا مذہب تو کسی کتے کو بھی پیاس سے تڑپتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔ یہ فرما کر آپ نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ برتن کا پانی تالاب میں واپس ڈال دیا جائے۔

جب گھڑے کا پانی آپ کے حکم سے تالاب میں ڈالا گیا تو لوگ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ تالاب ایک بار پھر پانی سے لبالب اور بھرا ہوا ہے۔

بت پرستوں اور پرتھوی راج کیلئے حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے یہ ایک بہت بڑا پیغام تھا۔ جسے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے بجائے وہ سرکشی پر اتر آیا' اسلام اور اہل اسلام کے خلاف سازشیں رچنے لگا' حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

اور آپ کی خدمت میں رہنے والے درویشوں پر زیادتیاں کرنے لگا۔

لشکر اسلام کو ہند میں آنے کی اجازت

جب پرتھوی راج اپنے بغض وعناد سے باز نہیں آیا اور مظالم کی انتہاء کر دی تو حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روحانی قوت کے ذریعہ ظلم وجبر کی سلطنت کا تختہ الٹ دیا اور سرزمین ہند میں امن وآشتی کی فضا ہموار کرتے ہوئے حکومت کی باگ ڈور سلطان معز الدین عرف شہاب الدین غوری کے حوالہ فرمادی اور قوم کو پرتھوی راج کی بربریت سے نجات دلادی، جیسا کہ شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ پتھورارائے (پرتھوی راج) کے دور حکومت میں اجمیر تشریف لائے اور عبادت الٰہی میں مشغول ہوگئے، پتھورارائے اس زمانہ میں اجمیر میں ہی مقیم تھا، ایک روز اس نے آپ کے ایک مرید کو کسی وجہ سے ستایا، آپ نے کہلا بھیجا کہ اسے مت ستاؤ! لیکن اسکا سر غرور وتکبر سے بھرا ہوا تھا، وہ باز نہ آیا اور اس مرید کے بارے میں ناشائستہ کلمات کہے تو آپ نے فرمایا: ''پتھورارا زندہ گرفتہ بدست لشکر اسلام دادم''، یعنی پتھورا کو زندہ گرفتار کرکے میں نے لشکر اسلام کے ہاتھ میں دے دیا، انہی ایام میں شہاب الدین غوری لشکر لیکر غزنی سے ہندوستان پر حملہ آور ہوئے، پتھورا نے مقابلہ کیا لیکن اللہ کے حکم سے زندہ گرفتار ہوگیا۔ (اخبار الاخیار، ص:55، مرأۃ الاسرار، ص:599، سیر الاولیاء۔ ص56)

مشت خاک کی کرامت

مخالفین اسلام کے دلوں میں آتش غیظ وغضب بھڑک اٹھی، اور ہتھیار سنبھال کر

حملہ آور ہوئے اس وقت حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نماز میں مشغول تھے، نماز سے فراغت کے بعد جب خادموں نے اطلاع دی تو آپ اٹھے اور مٹھی بھر مٹی اٹھا کر اس پر آیۃ الکرسی دم کی اور کفار کی طرف پھینک دی، وہ مٹی جس شخص پر پڑی اس کا جسم خشک ہوگیا، اور وہ بے حس ہو کر رہ گیا، یہ دیکھ کر سب لوگ وہاں سے بھاگ گئے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت غریب نواز کی ولایت' محمدی تھی، غرض یہ کہ جب دشمنوں نے دیکھا کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا مقابلہ ممکن نہیں تو انہوں نے لڑائی ترک کردی۔ (اقتباس الانوار۔362/363)

نماز کی برکت سے جادو کا طلسم ٹوٹ گیا

جب دشمن اپنی کوششوں میں ناکام ہوگئے تو وہ بت خانہ میں جا کر بڑے برہمن کے سامنے فریاد کی، سارا ماجرا بیان کیا اور امداد کی درخواست کی پہلے تو وہ برہمن خاموش رہا، اس کے بعد کہنے لگا کہ اے دوستو! یہ درویش اپنے مذہب میں بہت بڑے بزرگ اور صاحب کمالات ہیں، میں ان کے مقابلہ میں سحر اور جادو کے سوا کوئی چارہ کار نہیں جانتا، چنانچہ ان سب کو جادو سکھایا اور کہا کہ اسے پڑھتے رہو، شائد کہ یہ درویش یہاں نہ رہ سکے' کفار نے وہ جادو پڑھنا شروع کیا' اور برہمن ان کے آگے ہولیا، جب حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قریب پہنچے تو سب کفار اپنے پیشوا کی پناہ لے کر پیچھے کھڑے ہوگئے، اور جادو پڑھنے لگے، اس اثنا میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کو معلوم ہوگیا کہ یہ لوگ جادو پڑھ رہے ہیں، اس نے جا کر آپ کو اطلاع دیدی، آپ نے فرمایا: ان کا جادو ہم پر کوئی اثر نہیں کرسکتا، بلکہ یہ جادوگر برہمن خود بخود سیدھا ہوجائے گا، آپ یہ کہہ کر نماز میں مشغول ہوگئے، جب کفار حضرت خواجہ غریب نواز

رحمۃ اللہ علیہ کے قریب پہنچے اور آپ کے جمال باکمال کا مشاہدہ کیا تو ان کی زبانیں بولنے سے اور پاؤں چلنے سے معذور ہوگئے جس جگہ کھڑے تھے، وہیں کھڑے رہ گئے، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو کفار کی طرف مڑ کر دیکھا، ان کے پیشوا نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا چہرۂ انور دیکھتے ہی اسلام قبول کرلیا، کفار نے اسے بہت نصیحت کی لیکن سودمند ثابت نہ ہوئی، بلکہ وہ ان کی نصیحت سے غصہ ہوا اور ڈنڈا ہاتھ میں لے کر ان کو مارنے لگا، اور بہتوں کا صفایا کردیا، باقی پریشان ہوکر بھاگ نکلے، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اس پیشوا کی بہت دلجوئی فرمائی اور خود پانی کا پیالہ بھر کر اسے پینے کے لئے دیا، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ کا دیا ہوا پانی پیتے ہی ظلمت ہستی صاف ہوگئی اور نور عرفان سے اس کا قلب منور ہوگیا، چنانچہ اس نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں پر سر رکھ کر عرض کیا کہ حضور کی شان جمال دیکھ کر مجھے بے حد شادی وخوشی حاصل ہوئی ہے، آپ نے فرمایا کہ میں نے بھی تمہارا نام شادی رکھا ہے، جب یہ خبر راجہ تک پہنچی تو وہ پہلے سے زیادہ حیران ہوا' اور ایک بڑے جادوگر کو مقابلہ کے لئے تیار کیا۔

اجمیر کے قریب ایک جادوگر رہتا تھا، جس کا نام جیپال تھا، وہ سارے ہندوستان میں جادوگری میں بے نظیر تھا، اور راجہ اس کا بڑا معتقد تھا، اس کے ایک ہزار پانچ سو چیلے تھے، ان میں سے ساتھ سو چیلے جادوگر تھے، باقی اپنے فن میں بڑے عیار تھے، راجہ نے اس جوگی کے سامنے سارا ماجرا بیان کیا، اس نے اپنے تمام چیلوں اور گرد ونواح کے لوگوں کو جمع کیا اور بادشاہ سمیت حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوگیا، اس کی کیفیت یہ تھی کہ اس نے ایک ہرن کی کھال پر پھونک مار کر اس کو

ہوامیں معلق کردیا اور خود اس پر سوار ہوکر اپنے لاؤلشکر اونٹ ،گھوڑے اور ہاتھی لے کر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلہ کے لئے آگے بڑھنے لگا۔اس لشکر کی آمد سے سارے شہر میں شور مچ گیا۔(اقتباس الانوار۔ص363 تا364)

جب حضرت غریب نواز کو ان کے آنے کی خبر ہوئی تو آپ نے اٹھ کر وضو کیا اور اپنے گرد ایک دائرہ کھینچ لیا اور ساتھیوں سے فرمایا کہ ہمت رکھو، جب وہ نزدیک پہنچے تو آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ تم لوگ ہمیں کیوں اذیت دے رہے ہو، کیا تم یہ چاہتے ہو کہ سب نیست ونابود ہو جاؤ؟ انہوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ آپ لوگ تالاب اناساگر سے وضو اور غسل نہ کریں، کیونکہ اس سے پانی خراب ہو جاتا ہے اور استعمال کے قابل نہیں رہتا' بلکہ ہمارا اصلی مقصد یہ ہے کہ تم لوگ یہاں سے خود بخود چلے جائیں اور یہی تمہارے لئے بہتر ہوگا' ورنہ ہم جادو کی طاقت سے تمہیں یہاں سے نکال دیں گے ،اس دوران حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ احقاق حق کے لئے اپنی کرامت سے اناساگر کو کوزہ میں بھر دیا، یہ دیکھ جے پال جادوگر ششدر رہ گیا پھر ادھر تالاب میں جتنے جانور تھے سب مرنے لگے بلکہ اکثر مر گئے، یہ دیکھ کر جیپال نے کہا کہ یہ کون فقیر ہے جو اتنے جانداروں کی جان لے رہا ہے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا: اگر طاقت ہے تو آؤ اور اس لوٹے کو اٹھا کر تالاب میں واپس ڈال دو، جے پال نے جس قدر کوشش کی لوٹا نہ اٹھا سکا، بلکہ اسے اپنی جگہ سے ہلا بھی نہ سکا اور شرمندہ ہو کر کھڑا ہو گیا، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہنے فرمایا: تیرا جادو یہاں کچھ نہیں کرسکتا، چنانچہ آپ نے لوٹا اٹھا کر پانی تالاب میں واپس ڈال دیا، اور تالاب پہلے کی طرح پانی سے بھر گئی۔

ہزاروں سانپ سایہ دار درخت بن گئے

جب کفار نے یہ کرامت دیکھی تو اپنے جادو اور سحر گری کو بروئے کار لائے، اس طرح کہ ہر طرف سے ہزاروں سانپ دوڑتے ہوئے اور پھن لہراتے ہوئے نکل آئے ،لیکن جب دائرہ تک پہنچے تو سر دائرہ پر رکھ کر بیٹھ گئے ،حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ ان سانپوں کو اٹھا کر پہاڑ میں پھینک دو، چنانچہ انہوں نے سب سانپوں کو اٹھا کر دور پھینک دیا جس مقام پر سانپ گرتا تھا وہاں ایک چتر اول کا پودا نکل آتا تھا، اور سایہ دار درخت بن جاتا تھا اس کے بعد کفار نے چاروں طرف سے آگ برسانی شروع کی ،لیکن دائرہ کے اندر ایک انگارہ بھی نہ آسکا' اس طرح ان لوگوں نے جو جادو کیا سب ان کی اپنی گردنوں پر واپس آیا اور انہیں تباہ کر دیا، اس سے جے پال اور تمام کفار عاجز آ گئے۔(اقتباس الانوار۔ص364 تا365)

جے پال کا آسمان کی طرف اڑنا

آخر جے پال راجہ سے شرمندہ ہونے کے خوف سے آگے بڑھا اور حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ اے مرد خدا اگرچہ تم نے ہمیں عاجز کر دیا ہے، لیکن تمہارا کامیاب ہونا محال ہے، لہٰذا تم دیدہ ودانستہ اپنے آپ کو آفت میں نہ ڈالو، ورنہ میں آسمان کی پرواز کر کے تم لوگوں پر ایسی بلا برساؤں گا کہ یاد رکھو گے، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہنے اس کی بات سن کر تبسم فرمایا اور یہ شعر پڑھا ۔

تو کار زمین رانکوساختی!   کہ با آسمان نیز پرداختی!

ترجمہ: تم نے زمین پر کیا کر لیا ہے کہ آسمان پر اڑنے کی خواہش کر رہے ہو۔

یہ سن کر جے پال پہلے سے زیادہ شرمندہ ہوا، لیکن پھر بھی ہرن کی کھال کو ہوا میں اڑا کر اس پر سوار ہوگیا اور آسمان کی طرف اڑنے لگا، حتی کہ لوگوں کی نظروں سے غائب ہوگیا، اس پر آپ نے اپنے جوتے کو حکم دیا کہ اوپر جاؤ اور اسکو مار مار کر زمین پر گرادو! یہ کہنا تھا کہ جوتا اوپر اڑا اور جے پال کے پاس جا کر اس کے منہ پر اور سر پر ضربیں لگا لگا کر نیچے لے آیا، زمین پر آتے ہی جے پال شرمندگی کے مارے جا کر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر گیا، آپ نے تھوڑا سا پانی پیالے میں ڈال کر اسے عنایت فرمایا، جونہی اس نے پانی پیا، کفر وشرک کا تمام زنگ اس کے قلب سے صاف ہوگیا، اور صدق دل سے مشرف بہ اسلام ہوا۔ جس کا نام مسلمان ہونے کے بعد حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ''عبداللہ'' رکھا۔

جب رائے پتھورا شادی اور جے پال سے ناامید ہوگیا تو مایوس ہوکر اس نے خیال کیا کہ کسی طرح حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے خادموں کو نقصان پہنچائے، لیکن جونہی دل میں آتا تھا وہ یکایک نابینا ہوجاتا تھا اور جب توبہ کرتا تھا تو بینا ہوجاتا تھا لیکن یہ کرامات دیکھ کر بھی کفر کی ظلمت اس کے دل سے دور نہیں ہوتی تھی۔ (اقتباس الانوار۔368)

مراتب عالیہ سے سرفرازی

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے جے پال سے فرمایا: جو کچھ مانگتے ہو مانگو! انہوں نے عرض کیا کہ حضور جو مراتب سالکین کو طویل مجاہدات سے حاصل ہوتے ہیں، مجھے عنایت فرمادیں، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے جب ان کی آہ وزاری دیکھی تو ان کی درخواست قبول فرمائی اور اپنا سر نیچے کئے ہوئے مراقب ہوگئے،

کچھ دیر کے بعد سر اٹھا کر ان کی طرف نگاہ فرمائی اور باطنی توجہ سے نوازا، جس کی وجہ سے اس کے سامنے ظاہری دنیا گم ہوگئی اور اس نے عالم باطن میں اپنے آپ کو حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پایا۔ (اقتباس الانوار۔ص366)

اخلاق کریمانہ کا غیروں پر اثر

خواجۂ خواجگاں حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیمات اسلامیہ کی ترویج واشاعت نہایت ہی خوش اسلوبی سے انجام دی، آپ کے صدق وصفا کو دیکھ کر لوگ صداقت شعار وباصفا ہوئے، آپ کے حلم وبردباری، جود وسخاوت اور دیگر اخلاق عالیہ سے متاثر ہوکر لوگ عمدہ اخلاق کے حامل اور پاکیزہ صفات کے پیکر ہوگئے، محض دہلی سے اجمیر تک سفر کے دوران نو دلاکھ (90,00,000) افراد مشرف بہ اسلام ہوئے۔

ایک شخص آپ کی خدمت میں ارادت مند بنکر بغل میں خنجر چھپا کر حاضر ہوا لیکن اس کی نیت آپ کو نقصان پہونچانے کی تھی، آپ نے فراست باطنی سے اس کا ارادہ جان لیا اور مسکرا کر فرمایا: درویش درویشوں کے پاس صفائی قلب کے لئے حاضر ہوتے ہیں نہ کہ ظلم کرنے کے لئے، تم جس نیت سے آئے ہو وہ کام کرلو۔ یہ سنکر وہ شخص فوراً اپنی آستین سے ہتھیار نکال کر پھینک دیا اور توبہ کرکے آپ کا مرید صادق ہوگیا، اور اسی وقت مسلمان ہوگیا۔ یہ کرامت دیکھتے ہی بہت سے افراد مسلمان ہوگئے۔ (مرآۃ الاسرار، ص:596)

مختلف علاقوں کی طرف خلفاء کی روانگی

اسکے بعد آپ نے اپنے خلفاء کو ہندوستان کے مختلف علاقوں میں اشاعت

اسلام کی ذمہ داری دیکر روانہ فرمایا، چنانچہ چند سالوں میں دیارِ ہند کے ہر گوشہ میں اسلام کا پیام عام ہوگیا۔اس سنہرے انقلاب سے متعلق سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت سید محمد بن مبارک کرمانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے اشاعت اسلام سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: آپ کی اور کرامت یہ ہے کہ ہندوستان کی مملکت میں مشرق کے آخری سرے تک ہر طرف کفر و بت پرستی کا دور دَورہ تھا،لوگ دین اور شرائع دین سے غافل تھے،خدا اور رسولِ خدا سے بے خبر تھے، اہل یقین کے اس آفتاب عالمتاب کے قدوم میمنت لزوم سے اس سرزمین میں کفر کی تاریکیاں چھٹ گئیں اور ہر سُو اسلام کا اجالا پھیل گیا، آپ واقعۃً دین کے معین ہیں۔......اس سرزمین میں جو شخص بھی مسلمان ہوا اور لوگ آئندہ مسلمان ہوتے رہیں گے تا قیامت ان کا ثواب شیخ الاسلام خواجہ حسن سجزی رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچتا رہے گا۔(سیر الاولیاء۔57)

......کرامات کی حقانیت......

اللہ تعالی کے وہ برگزیدہ اور مقرب بندے جو اپنی زندگی کا ہر لمحہ یادِ خدا کے لئے وقف کردیتے ہیں،نفسانی خواہشات کو پامال کرتے ہیں، دنیوی لذتوں کو ترک کرکے اپنی ساری توانائیاں دین متین کی تبلیغ واشاعت میں صرف کرتے ہیں،ایسے اولیاء وصالحین کی عظمت ورفعت کا تذکرہ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر کیا گیا،ان نفوس قدسیہ کے لئے آخرت میں بلند مقامات ،اعلی درجات ہیں اور وہ نعمتوں سے

سرفراز کئے جائیں گے،لیکن دنیا میں بھی اللہ تعالی ان کی قدر ومنزلت کے اظہار کے لئے خصائص وامتیازات عطا فرماتا ہے،اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ

ترجمہ: اور بے شک ہم نے "زبور" میں نصیحت کے بعد یہ لکھ دیا یقیناً زمین کے وارث میرے نیک بندے ہونگے۔

(سورۃ الانبیاء105)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ "زمین" سے مراد جنت کی زمین ہے،اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس سے دنیا کی زمین مراد ہے اور علامہ ابن کثیر نے اس آیت کے ضمن میں لکھا ہے کہ اولیاء وصالحین 'دنیا وآخرت ہر دو کی زمین کے وارث ہوتے ہیں:

يقول تعالى مخبرا عما حتمه وقضاه لعباده الصالحين، من السعادة في الدنيا والآخرة، ووراثة الأرض في الدنيا والآخرة-

ترجمہ: اللہ تعالی ان چیزوں سے متعلق بیان فرمارہا ہے جس کا اس نے اپنے نیک بندوں کے لئے قطعی اور حتمی فیصلہ کردیا ہے کہ دنیا وآخرت میں ان کے لئے سعادت ہے اور دنیا وآخرت میں زمین ان کی وراثت ہے-

(تفسیر ابن کثیر،ج5،ص384،سورۃ الانبیاء۔105)

جب اللہ تعالی نے اولیاء کرام وصالحین عظام کو 'زمین کا وارث بنادیا تو ان

حضرات کو اپنے خصوصی فضل وکرم سے بااختیار اور صاحب تصرف بنادیتا ہے، پھر ان سے خلافِ عادت کام ظاہر ہوتے ہیں، جنہیں" کرامت" کہا جاتا ہے-

اہل سنت و جماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ "اولیاء کرام کی کرامات برحق ہیں" جیسا کہ فن عقائد میں پڑھائی جانے والی درس نظامی کی مشہور کتاب "شرح عقائد نسفی "کے صفحہ 144 میں مذکور ہے:

وکرامات الاولیاء حق-

ترجمہ: اولیاء کرام کی کرامات برحق ہیں-(شرح عقائد نسفی، ص144)

"معجزہ "اور " کرامت" کے درمیان فرق یہ ہے کہ "معجزہ" سے مراد وہ خلاف عادت عمل ہے جو کسی نبی سے ان کی نبوت کی صداقت کی دلیل کے طور پر صادر ہوا ہو-اور''کرامت'' اس خلاف عادت عمل کو کہا جاتا ہے جو نبوت کے دعوے کے بغیر کسی مومن صالح سے ظاہر ہوتا ہے۔

اور اگر کسی غیر مسلم اور بدعمل سے کوئی خلاف عادت'واقعہ رونما ہوجائے تو اسے "استدراج" کہا جاتا ہے، جیسا کہ شرح عقائد نسفی میں ہے:

وکرامته :ظهور امر خارق للعادة من قبله غير مقارن لدعوى النبوة فما لا يكون مقرونا بالايمان والعمل الصالح يكون استدراجا وما يكون مقرونا بدعوى النبوة يكون معجزة. (شرح عقائد نسفی، ص144)

عقل وعادت کے خلاف پیش آنے والے اولیاء کرام کے واقعات اور کرامتیں دراصل نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عظمت و بزرگی کا تصدق ہوا کرتی ہیں چنانچہ امام

نبہانی کی کتاب جامع کرامات الاولیاء کے مقدمہ میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ سے منقول ہے:

وعن الامام العارف شهاب الدين السهروردى؛انه قال :قد يكون للاولياء انواع من الكرامات :كسماع الهواتف من الهواء ،والنداء من بواطنهم ،وتطوى لهم الارض ،ويعلمون بعض الحوادث قبل تكوينها ببركة متابعتهم الرسول صلى الله عليه واله وسلم -وكرامات الاولياء من تتمة معجزات الانبياء -

ترجمہ: عارف باللہ امام شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: بیشک اولیاء کرام سے مختلف کرامات کا ظہور ہوتا ہے، جیسے: فضا میں ہاتف غیبی کو سماعت کرتے ہیں، اور باطن سے آواز سنتے اور پہنچاتے ہیں، اور زمین ان کے لئے سمیٹ دی جاتی ہے، اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع وپیروی کی برکت سے واقعات کے رونما ہونے سے قبل ہی انہیں جان لیتے ہیں-اور اولیاء کرام کی کرامات دراصل انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات کا تتمہ اور فیض ہوتا ہے-

(مقدمہ جامع کرامت الاولیاء، ص36)

اللہ تعالی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو آخری نبی بنایا، اب کوئی نبی یا رسول نہیں آئیں گے، قیامت تک جتنے لوگ آئیں گے، سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ایمان لانے کے محتاج ہوں گے، ظاہر ہے جو لوگ ابھی دائرۂ اسلام میں داخل نہیں ہوئے ان کے لئے ایسے خلاف عادت واقعات کا پیش آنا ضروری ہے جو انہیں اسلام کی

طرف مائل کریں اور ایمان لانے پر آمادہ کریں، اسی وجہ سے اس امت کے اولیاء کرام کی کرامتیں دیگر امتوں کے اولیاء کرام کی کرامتوں سے زیادہ ہیں۔

جیسا کہ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

الحکمة فی کثرة کرامات اولیاء الامة المحمدیة -والله اعلم -اظهار سیادته صلی الله علیه واله وسلم علی سائر الانبیاء بکثرة معجزاته فی حیاته وبعد مماته ولکونه صلی الله علیه واله وسلم خاتم النبیین ، وحبیب رب العالمین ، واستمرار دینه المبین الی قیام الساعة فالحاجة الی اسباب التصدیق به مستمرة، ومن اقوی هذه الاسباب کرامات امته التی هی فی الحقیقة من جملة معجزاته صلی الله علیه واله وسلم

ترجمہ: امت محمدیہ علی صاحبھا افضل الصلوۃ والسلام کے اولیاء کرام کی کرامتیں زیادہ ہونے کی حکمت اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے -یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیات طیبہ میں اور آپ کے وصال اقدس کے بعد آپ کے معجزات کی کثرت کے ذریعہ تمام انبیاء کرام پر آپ کی سیادت وسرداری کا اظہار ہے، کیونکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور رب العالمین کے محبوب ہیں، اور قیامت تک آپ کا دین مبین چلتا رہے گا، اسی وجہ سے ضروری ہے کہ دین کی حقانیت وصداقت کے دلائل بھی ہر زمانہ میں ظاہر ہوتے رہیں، اور ان مضبوط ترین دلائل میں آپ کی امت کے اولیاء کی کرامات ہیں، جو درحقیقت آپ ہی کے معجزات کا فیضان ہے۔ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

(مقدمہ جامع کرامت الاولیاء، ص36)

اولیاء کرام وصالحین عظام کی کرامتوں کا تذکرہ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر کیا گیا ہے، (سورۂ آل عمران کی آیت نمبر 37) میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ .

ترجمہ: جب بھی سیدنا زکریا علیہ السلام، حضرت مریم علیہا السلام کے پاس عبادت گاہ میں داخل ہوتے تو ان کے پاس کھانے کی چیزیں موجود پاتے- آپ نے فرمایا: اے مریم! یہ چیزیں تمہارے لئے کہاں سے آتی ہیں؟ انہوں نے کہا: (یہ رزق) اللہ تعالی کے پاس سے آتا ہے- بیشک اللہ تعالی جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے-

(سورۃ آل عمران 37)

اس آیت کریمہ میں کرامت کی حقانیت کا واضح ثبوت ملتا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام نبی نہیں تھیں بلکہ ایک ولیہ تھیں، اور جب بھی حضرت زکریا علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لے جاتے تو ملاحظہ فرماتے کہ وہاں مختلف قسم کے پھل موجود ہیں، گرما کے موسم میں سرما کا پھل میسر ہوتا اور سرما کے موسم میں گرما کا پھل موجود ہوتا-

اسی طرح بغیر موسم کے پھل کا ہونا اور غیب سے رزق کا آنا یہ حضرت مریم علیہا السلام کی کرامت ہے-

سورۂ کہف کی آیت نمبر 25 میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَلَبِثُوا فِی كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِئَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا

ترجمہ: اور وہ (اصحاب کہف) اپنے غار میں تین سو سال ٹھہرے رہے اور انہوں نے اس پر نو سال زیادہ کئے۔ آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنی مدت ٹھہرے رہے۔

(سورۃ الکھف 25،26)

یہاں اصحاب کہف کا تذکرہ کیا جارہا ہے کہ اللہ کے وہ نیک بندے تین سو نو (309) سال تک غار میں رہے، ان کے جسموں پر تغیر وتبدیلی نہ آئی، اس عرصۂ دراز تک نہ انہوں نے کچھ کھایا نہ پیا، انسانی جسم کا تقاضہ کھانا پینا ہے، کوئی شخص بغیر کھائے پیئے سالوں سال بسر کرنا تو درکنار کچھ ہفتے یا مہینے نہیں گزار سکتا، لیکن اصحاب کہف نے تین سونو سال کی طویل مدت گزاری۔

یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت سے اصحاب کیف کی کرامت ہے کہ انہوں نے تین سونو (309) سال کا طویل عرصہ غار میں بغیر کچھ کھائے پیئے گزارا، ان کے جسم سلامت رہے، اوران کے در پر رہنے والا کتا بھی محفوظ رہا۔

سورۂ کہف کی آیت نمبر (17) میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِنْهُ ذٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ

اور آپ سورج کو دیکھیں گے کہ جب وہ نکلتا ہے تو ان کے غار سے دائیں جانب ہٹ کر گزرتا ہے اور جب وہ ڈوبتا ہے تو بائیں طرف کتراتا ہوا ڈوبتا ہے اور وہ (اصحاب کہف) غار کے کشادہ حصہ میں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔

(سورۃ الکہف 17)

یہ ایک حقیقت ہیکہ سورج اپنے ایک مقررہ نظام کے تحت گردش کرتا ہے، نکلنے اور ڈوبنے کے نظام میں نہ ایک سکنڈ کے لئے دیر کرتا ہے اور نہ ایک سینٹی میٹر یا ایک ملی میٹر ہٹ کر طلوع ہوتا ہے، یہ قدرتی نظام ہے، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کو یہ کرامت وبزرگی عطا فرمائی۔

اس آیت کریمہ میں اصحاب کہف کی ایک اور کرامت کا ذکر ہے کہ جتنا عرصہ انہوں نے غار میں گزارا اتنے عرصہ تک سورج نے اپنی روش کو تبدیل کردیا، جب وہ طلوع ہوتا تو دائیں جانب ہوجاتا اور جب غروب ہوتا تو بائیں جانب ہوکر غروب ہوتا، اسی طرح سورج کی شعاعیں ان پر نہ پڑتیں۔

سورج کا اپنے مقررہ نظام سے ہٹ کر اس طرح طلوع وغروب ہونا قدرت خداوندی کی دلیل اوراصحاب کہف کی کرامت ہے۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

وکان ذلک فعلاً خارقاً للعادۃ وکرامۃ عظیمۃ خص اللہ بھا أصحاب الکھف.

سورج کا اس طرح طلوع اورغروب ہونا ایک خلاف عادت واقعہ ہے اور وہ عظیم کرامت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کو عطا فرمائی۔

(تفسیر کبیر، سورۃ الکہف، 17)

سورۃ النمل کی آیت نمبر (40) میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَالَ الَّذِی عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ اَنَا اٰتِیْکَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّی

(سورۃ النمل 40)

ترجمہ :(حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں)ایک شخص نے عرض کیا،جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اس (تختِ بلقیس) کو آپ کے پاس لاسکتا ہوں ،اس سے قبل کہ آپ کی آنکھ جھپکے- پھر جب (سلیمان علیہ السلام) نے اس (تخت) کو اپنے پاس رکھا ہوا پایا تو فرمایا: یہ میرے رب کا فضل ہے-

اس آیت کریمہ میں سیدنا سلیمان علیہ السلام کے ایک امتی "آصف بن برخیا" کی کرامت کا ذکر کیا گیا ہے۔

جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے لشکر سے فرمایا کہ تم میں کون ایسا شخص ہے جو بلقیس کے آنے سے پہلے ان کے تخت کو میرے پاس لے آئے؟ تو جنات میں سے ایک قوی ہیکل جن نے عرض کیا کہ آپ اپنے مقام سے اٹھنے سے قبل میں اسے آپ کے پاس لاسکتا ہوں۔آپ نے فرمایا: مجھے وہ تخت اور جلد چاہئیے ! تب حضرت آصف بن برخیا نے عرض کیا کہ میں وہ تخت آپ کی خدمت میں پلک جھپکنے سے پہلے حاضر کردوں گا، اور ایسا ہی ہوا کہ وہ پلک جھپکنے سے پہلے تخت لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔

وہ تخت سونے کا بنا ہوا تھا،جس پر یاقوت، زمرد اور موتیاں جڑی ہوئی تھیں، وہ تخت سات محلوں کے اندر کے ساتویں محل میں محفوظ رکھا ہوا تھا، دروازوں پر قفل تھے، پہرے دار نگرانی کررہے تھے، یہ بات عقل میں نہیں آتی کہ اس قدر وزنی اور محفوظ

تخت کو لمحہ بھر میں ایک ملک سے دوسرے ملک لایا جاسکے، حضرت آصف بن برخیا نے لمحہ بھر میں اس بھاری اور وزنی تخت کو ملک یمن سے ملک شام میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کردیا۔

جیسا کہ علامہ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں بہ تفصیل بیان فرمایا ہے۔

وكان من ذهب مُفصَّص بالياقوت والزبرجد واللؤلؤ -فجعل فی سبعة أبيات، بعضها فی بعض، ثم أقفلت عليه الأبواب ...حتى إذا دنت جمع من عنده من الجن والإنس، ممن تحت يديه، فقال :(يا أيها الملأ أيكم يأتينى بعرشها قبل أن يأتونى مسلمين) .قال عفريت من الجن أنا آتيک به قبل أن تقوم من مقامک وإنى عليه لقوى أمين ... فلما قال سليمان :أريد أعجل من ذلک، (قال الذى عنده علم من الكتاب) قال ابن عباس :وهو آصف كاتب سليمان .وكذا روى محمد بن إسحاق، عن يزيد بن رومان :أنه آصف بن برخياء ...وسأله أن يأتيه بعرش بلقيس -وكان فی اليمن، وسليمان عليه السلام ببيت المقدس-(تفسیر ابن کثیر، ج 6،ص 193-191،سورۃ النمل 40:)

کرامت سے متعلق صحیح بخاری شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے،آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ .

جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھتا ہے میں اس سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں، اور میرا بندہ میری بارگاہ میں کسی چیز کے ذریعہ تقرب حاصل نہیں کیا جو اس فرض سے زیادہ محبوب ہو جو میں نے اس کے ذمہ کیا ہے، اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ مسلسل میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں' پھر جب میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اس کے پیر ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے- اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور بضرور اسے عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ طلب کرے تو ضرور بضرور میں اسے پناہ دیتا ہوں- اور میں کسی چیز کو کرنا چاہوں تو اس سے توقف نہیں کرتا ، جس طرح مومن کی جان لینے سے توقف کرتا ہوں جبکہ وہ موت کو ناپسند کرے، اور میں اس کو تکلیف دینا گوارا نہیں کرتا۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع. حدیث نمبر 6502)

اس حدیث قدسی سے اولیاء کرام وصالحین امت کی عظمت وجلالت کا اظہار اوران کی کرامت کا بیان ہورہا ہے کہ جب ان کی سماعت وبصارت، کلام وحرکت کے پیچھے قدرت الٰہی کارفرما ہے تو وہ اپنے کان سے قریب کی بھی سنتے ہیں اور دور کی بھی، اپنی آنکھ سے قریب کو بھی دیکھ لیتے ہیں اور دور کو بھی، اپنے ہاتھ میں غیر معمولی قوت رکھتے ہیں، اپنے پیر میں زبردست طاقت رکھتے ہیں، اسی وجہ سے اولیاء کرام اپنی قوت سماعت سے وہ آواز سنتے ہیں جو دوسرے نہیں سن سکتے، اپنی آنکھوں سے وہ منظر دیکھتے ہیں جسے عام نگاہ نہیں دیکھ سکتی، اپنے ہاتھوں میں گرفت ودستگیری کی وہ قوت رکھتے ہیں جو دوسروں کے پاس نہیں ہوتی، وہ اپنا زور قدم اس طور پر رکھتے ہیں تو آن واحد میں کئی منازل طے کر لیتے ہیں۔

تاثیر ولایت

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمہ اللہ سے خلافت پانے کے بعد حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کئی شہروں اور قصبوں کو فیض یاب کرتے ہوئے' سبزوار نامی ایک مقام میں تشریف لے گئے، ایک باغ کے حوض پر غسل فرما کر نفل نماز ادا کئے اور تلاوت کلام مجید میں مشغول ہوگئے، اس باغ کا مالک یادگار نامی فاسق وفاجر، سخت مزاج، کج طبع انسان تھا، اس نے باغ کے اندر ایک مکان بنا رکھا تھا، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کے بعد وہ بھی اسی وقت باغ میں آگیا اور حضرت کو دیکھ کر غصہ وناراضی کا اظہار کیا، ابھی آپ کو تکلیف پہنچانا چاہتا تھا کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نگاہ لطف وکرم اس پر ایسی ڈالی کہ اسکے جسم پر لرزہ طاری ہوا، چہرہ کا رنگ بدل گیا اور وہ لڑکھڑا کر زمین پر گر گیا اور اسکے خدام کا بھی یہی حال تھا، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے خادم سے فرمایا: اسکے منہ پر پانی ڈالیں، وہ ہوش میں آکر حضرت کے قدموں

میں پڑ گیا اور تمام برائیوں سے تائب ہوکر حضرت کے غلاموں میں شامل ہوا، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نگاہ سے الطاف ومہربانی کے وہ جام پلائے کہ بدبختی، سعادت مندی سے بدل گئی۔(پنج گنج فارسی، ص:75، مشکوۃ النبوۃ، ج:4، ص:101، مراۃ الاسرار، ص:596)

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی   بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

سلطنت کی بشارت

محبوبان الٰہی کی ظاہری وباطنی نگاہ سے حجابات اٹھادئے جاتے ہیں، یہ حضرات ان امور کا مشاہدہ کر لیتے ہیں جو آئندہ زمانہ میں واقع ہونگے، اور زمانۂ ماضی بھی ان سے پوشیدہ نہیں رہتا، حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نور فراست وباطنی نگاہ سے مشاہدہ فرما کر کئی ایک مستقبل کے واقعات کا ذکر فرمایا چنانچہ ایک مرتبہ آپ حضرت اوحدالدین کرمانی اور حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہما کے ساتھ تشریف فرما تھے، شمس الدین التمش نامی ایک جوان لڑکا سامنے سے گزرا، حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دیکھ کر فرمایا: یہ لڑکا دہلی کا بادشاہ ہوگا، میں نے لوح محفوظ میں دیکھا ہے کہ یہ لڑکا اس وقت تک اس دنیائے فانی سے رخصت نہ ہوگا جب تک کہ وہ دہلی کا بادشاہ نہ بن جائے۔ جس طرح حضرت نے بشارت دی تھی اسی طرح وہ بادشاہ بنا۔ (اقتباس الانوار۔377)

آتش پرست ولی کامل ہوگئے

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں قیام پذیر تھے، وہاں سات آتش پرست شدید ریاضت ومجاہدہ میں مصروف تھے۔ ایک دن وہ سات افراد حضرت کی

زیارت کے لئے آئے، جب حضرت نے ان پر نگاہ ڈالی تو ان کے چہرے ہیبت سے زرد ہوگئے اور ہاتھ پاؤں میں لرزہ طاری ہوگیا۔ اس حالت میں وہ حضرت کے قدموں میں آ گرے، آپ نے فرمایا: اے دین حق سے دور رہنے والو! تمہیں شرم نہیں آتی؟ غیر خدا کی پرستش کرتے ہو؟

انہوں نے جواب دیا: ہم آگ کی اس لئے پوجا کرتے ہیں کہ کل قیامت میں ہمیں نہ جلائے۔ آپ نے فرمایا: جب تک خدائے تعالیٰ کی عبادت نہیں کروگے آگ سے خلاصی ونجات نصیب نہ ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ کو آگ نہ جلائے تو ہم مسلمان ہوجائیں گے۔ آپ نے فرمایا: اللہ اللہ! آگ معین الدین کا جوتا بھی نہیں جلاسکتی۔ وہاں آگ جل رہی تھی، آپ نے اپنا جوتا آگ میں ڈال دیا اور فرمایا: اے آگ! معین الدین کے جوتے کو مت جلانا، یہ کہنا ہی تھا کہ آگ ٹھنڈی ہوگئی۔ اسی وقت غیب سے آواز آئی اور سب حاضرین نے اُسے سنا کہ آتش کی کیا مجال کہ میرے دوست کا جوتا جلاسکے۔

آتش پرستوں نے جب یہ حال دیکھا تو فوراً اسلام سے مشرف ہوگئے اور حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر اولیاء کاملین بن گئے۔ (اقتباس الانوار۔ص354)

خادموں کی دستگیری

ایک روز آپ کی خدمت میں ایک عورت روتی ہوئی آئی اور عرض کی کہ میرے بیٹے کو شہر کے حاکم نے شہید کردیا، یہ سن کر آپ اپنے خدام کو ساتھ لے کر عصا لئے ہوئے مقام واردات پر پہنچے اور مقتول کا سر دھڑ سے ملاکر فرمایا کہ اے شخص! اگر واقعی تو بے گناہ

مارا گیا ہے تو اللہ کے حکم سے اٹھ کھڑا ہو!۔ زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلنے تھے کہ مقتول کی نعش کو حرکت ہوئی، وہ زندہ ہوگیا اور اپنا سر اٹھا کر خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قدم مبارک پر رکھ دیا اور فرحت ومسرت کے ساتھ اپنی ماں کے ہمراہ چلا گیا۔ حاکم شہر یہ سن کر لرز گیا اور اس نے آ کر معافی مانگی۔ (اقتباس الانوار۔ 377)

ایک مرتبہ ایک شخص نے خواجہ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا کہ میری زندگی بڑی ہی تنگدستی میں گزر رہی تھی، میں نے خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی طرف رجوع کیا، خواب دیکھا کہ آپ نے تشریف لا کر مجھے چھ روٹیاں عنایت کیں، اُس دن سے آج تک ساٹھ برس گزر چکے ہیں، ہر روز مجھے ضرورت کے مطابق خرچ مل جاتا ہے، میں اور میرے تمام گھر والے آرام وآسودگی میں زندگی بسر کرتے ہیں، حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ خواب نہ تھا بلکہ فضل الٰہی تھا کہ حضرت والا نے تجھ پر کرم فرمایا اور تیری عسرت وتنگدستی دور ہوگئی۔ (اقتباس الانوار ۔378)

......اخلاق وعادات، تعلیمات وملفوظات......

فیاضی ودریا دلی

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی عطا وبخشش اور فیاضی ودریا دلی کی یہ کیفیت تھی کہ کبھی کوئی سائل آپ کے در سے محروم نہ جاتا، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں ایک عرصہ تک آپ کی خدمت اقدس میں حاضر رہا، اس دوران کبھی کسی سائل یا فقیر کو آپ کے در سے خالی ہاتھ جاتے نہیں دیکھا۔

آپ کے لنگر خانہ میں روزانہ اتنا کھانا تیار کیا جاتا تھا کہ شہر کے تمام غرباء ومساکین خوب سیر ہوکر کھاتے، خادم حاضر بارگاہ ہوکر جب یومیہ خرچ کا مطالبہ کرتا تو آپ مصلے کا ایک گوشہ اٹھا کر فرماتے جس قدر آج کے خرچ کے لئے ضرورت ہو لے لو، وہ مطلوبہ مقدار میں لے لیتا اور حسب معمول کھانا پکوا کر غریبوں اور مسکینوں کے درمیان تقسیم کر دیا کرتا، اس کے علاوہ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے دربار سے درویشوں کا وظیفہ بھی مقرر تھا۔ (سیرت خواجہ غریب نواز۔ 264)

پڑوسی کا خیال

حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ العزیز اپنے پڑوسیوں کے حقوق کا بڑا خیال رکھتے تھے، ان کی خبر گیری فرمایا کرتے تھے، اگر کسی پڑوسی کا انتقال ہوجاتا تو اس کے جنازہ کے ساتھ ضرور تشریف لے جاتے، جب اس کو دفن کرنے کے بعد لوگ واپس ہوجاتے تو آپ تنہا اس کی قبر کے پاس تشریف فرما ہوکر اس کے حق میں مغفرت ونجات کی دعا فرماتے، اس کے پسماندگان کو صبر کی تلقین کرتے اور انہیں تسلی وتشفی دیا کرتے۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک پڑوسی کا انتقال ہوگیا، آپ تدفین میں شریک ہوئے اور حسب معمول آپ اپنے ہمسایہ کی قبر پر ٹھہرے رہے، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا پھر اصلی حالت میں آ گیا، بعد ازاں آپ الحمد للہ فرماتے ہوئے وہاں سے اٹھے اور مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ بیعت بھی عجیب چیز ہے۔

میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ جس وقت اس شخص کو دفن کیا گیا عذاب کے فرشتے آ گئے اور اس پر عذاب کرنا چاہا، اسی وقت سیدنا خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ تشریف فرما ہوئے اور فرشتوں سے فرمایا کہ یہ میرا مرید ہے اس پر عذاب نہ کرو!

فرشتوں نے کہا کہ آپ کا مرید ہے مگر آپ کے طریقہ پر نہ چلا، آپ نے فرمایا: سچ ہے لیکن اس نے اپنی ذات کو فقیر کے ساتھ وابستہ کیا تھا، میں نہیں چاہتا کہ اس پر عذاب ہو۔

اسی وقت فرمان ایزدی آیا کہ ہمیں شیخ کی خاطر منظور ہے، اس پر عذاب نہ کرو!

(راحت القلوب بحوالہ معین الارواح۔ص188)

مریدین ومعتقدین پر خصوصی توجہ

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین، معتقدین، خلفاء اور ان کے متعلقین سے بے انتہا محبت فرمایا کرتے تھے اور انہیں اپنے باطنی فیوض وبرکات سے مالا مال فرمانے کی زیادہ سے زیادہ کوشش فرمایا کرتے، جن ایام میں حضرت بابا فریدالدین گنج شکر مسعود رحمۃ اللہ علیہ اپنے عہد شباب میں مجاہدہ وریاضت میں مشغول تھے، حضرت خواجہ غریب نواز اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہما دونوں بزرگ ان کے حجرہ میں تشریف لائے، حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ان کی عبادت وریاضت سے بہت متاثر ہوئے اور ان کو بہت سی نعمتوں اور کرامتوں سے نوازا اور ان کی جانب خاص روحانی توجہ فرما کر انہیں درجۂ کمال تک پہنچا دیا۔

عفوو بُردباری

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بہت ہی متحمل مزاج، متین اور سنجیدہ طبیعت بزرگ تھے، آپ کو غصہ شائد ہی کبھی آیا ہو، کوئی سخت بات بھی کہہ دیتا تو آپ

برہم نہیں ہوتے، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آپ نے اس کی نازیبا باتیں سنی ہی نہ ہوں، ایسی صورت میں آپ کسی سے انتقام لئے ہوں۔ اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، آپ ہمیشہ عفوودرگزر سے کام لیتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک شخص آپ کا قتل کرنے کے ارادے سے آپ کے پاس آیا، کشف کے ذریعہ آپ پر اس کے آنے کا مقصد ظاہر ہو گیا اس شخص کو نہایت شفقت ومحبت سے اپنے پاس بٹھا کر فرمایا: جس ارادے سے یہاں آئے ہوٗ اسے پورا کرو۔

وہ شخص حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے یہ جملہ سن کر مبہوت وحیران رہ گیا، وہ اسی وقت آپ کے قدموں پر گر کر معافی کا طلب گار ہوا، حضرت نے اسے معاف کر دیا اور اس کے حق میں دعائے خیر بھی فرمائی۔

بعض تذکرہ نگاروں نے اس واقعہ کے ضمن میں لکھا ہے کہ وہ شخص غیر مسلم ہندو تھا اور یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب آپ لاہور سے اجمیر آتے ہوئے دہلی میں قیام پذیر تھے، وہ شخص آپ کے اخلاق کریمانہ کی برکت سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور حضرت کے فیض صحبت اور دعاؤں کے اثر سے اسے پینتالیس (45) مرتبہ حج وزیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ ''اسرارالاولیاء'' میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ شخص آخر میں خانہ کعبہ کے مجاوروں میں شامل ہو گیا تھا اور خوش قسمتی سے وہی مقدس سرزمین اس کا مدفن ہوئی۔

درویشوں کے ساتھ حسن سلوک

حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیرومرشد سیدنا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان رقم فرماتے ہیں کہ میں حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ

علیہ کے ساتھ بیس سال تک رہا، ایک مرتبہ ہم ایک ایسے جنگل میں پہونچے جہاں کوئی پرندہ بھی پرنہیں مارسکتا تھا، ہم تین روز تک اس جنگل میں پھرتے رہے، میں نے سنا تھا کہ اس جنگل کے پاس ایک پہاڑ پرکوئی بزرگ رہتے ہیں، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے مصلے کے نیچے سے دو روٹیاں نکال کر مجھ کو دیں اور فرمایا کہ ان بزرگ کی خدمت میں لے جاؤ اور میرا ان سے سلام کہو!

میں نے روٹیاں ان بزرگ کے سامنے رکھیں، انہوں نے ایک روٹی مجھے عنایت فرمائی اور دوسری افطار کے لئے رکھ لی پھر مصلے کے نیچے سے چار کھجوریں نکالیں اور مجھے دیتے ہوئے فرمایا، یہ معین الدین کو دے دینا، جب میں کھجوریں لے کر آیا تو حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ مجھے دیکھ کر بہت مسرور ہوئے اور فرمایا: اے درویش، پیر کا فرمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہوتا ہے پس جو پیر کا فرمان بجالاتا ہے وہ گویا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان بجالاتا ہے۔(ترجمہ: اسرار الاولیاء بحوالہ معین الارواح)

پردہ پوشی

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں کئی برس تک حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر رہا، لیکن اس مدت میں میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے کبھی کسی دوست کا راز ظاہر کیا ہو، آپ کسی کے بھید کا کبھی تذکرہ تک نہ فرماتے اور نہ ہی ان انوار وتجلیات کو ذرہ برابر ظاہر ہونے دیتے جو آپ پر نازل ہوتے تھے۔(ترجمہ: فوائد السالکین)

خوف خدا

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ پر خوف خدا کا اس قدر غلبہ تھا کہ آپ ہمیشہ خشیت الٰہی سے کانپتے اور گریہ وزاری کرتے رہتے تھے، آپ اس معاملہ میں فرمایا کرتے کہ: اے لوگو! اگر تم کو زیر خاک سوئے ہوئے لوگوں کا ذرا سا بھی حال معلوم ہوجائے تو تم (مارے خوف ودہشت کے) کھڑے کھڑے پگھل جاؤ اور نمک کی طرح پانی ہوجاؤ!۔(مسالک السالکین)

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

''بزم صوفیہ'' میں حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ کی محبت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کیفیت بیان کرتے ہوئے تحریر کیا گیا ہے کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ تمام عمر عشق الٰہی میں وارفتہ و بےخود رہنے کے ساتھ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشے میں بھی سرشار رہے۔

آپ اپنے ملفوظات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک بہت والہانہ انداز میں فرماتے تھے اور اکثر حدیث نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماکر رونے لگتے تھے، ایک جگہ ملفوظات میں آپ نے فرمایا کہ افسوس ہے اس شخص پر جو قیامت کے دن حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں شرمندہ ہوگا' اس کی جگہ کہاں ہوگی جو بارگاہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں شرمندہ ہوگا اور وہ کہاں جائے گا۔

یہ فرمانے کے بعد ہائے ہائے کہہ کر رو پڑے۔

آپ کو رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس درجہ عشق تھا کہ جب سرکار دوعالم

صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے یا سنتے تو آپ کی آنکھیں پرنم ہو جاتیں، اسی محبت رسول وعشق مصطفٰی کا صلہ تھا کہ آپ کی شخصیت آفاقی، شہرت ومقبولیت کی حامل ہوگئی اور پورے عالم میں آپ کا نام نامی اسم گرامی نہایت قدر ومنزلت اور کمال احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے اور آج بھی آپ مخلوق خدا کے دلوں پر حکومت کررہے ہیں اور آپ کے آستانے پر شب وروز بلا تفریق مذہب وملت مسلم، غیر مسلم اپنے اور بے گانے سبھی نذرانۂ عقیدت اور ہدیہ محبت پیش کرتے ہیں اور آپ کے فیض بخش دربار سے اللہ کی نعمتیں اور دولتیں پاتے ہیں۔

پیرومرشد کی عزت وتکریم

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں اپنے پیرومرشد کے لئے بڑی قدر وعظمت تھی، ایک دن کا ذکر ہے کہ آپ اپنے ہم مشرب اصحاب کے ساتھ بیٹھے تھے اور سلوک کے بارے میں گفتگو فرمارہے تھے، اس دوران جب آپ داہنی طرف چہرہ کرتے تو ادب کے ساتھ کھڑے ہو جاتے، حاضرین آپ کے اس عمل سے حیران تھے اور سمجھ نہیں پارہے تھے کہ بار بار کس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

جب اس سے متعلق آپ سے دریافت کیا گیا تو ارشاد فرمایا کہ:

اس طرف میرے پیرومرشد کا روضہ ہے اور جب میں اس طرف دیکھتا تھا تو وہ نظر آنے لگتا تھا اس لئے میں اس کی تعظیم کی خاطر کھڑا ہو جاتا تھا (مسالک السالکین جلد دوم بحوالہ معین الارواح)

شریعت پر استقامت کی نصیحت

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کے مطالعہ سے پتہ چلتا

ہے کہ آپ کے نزدیک اہل سلوک کے لئے ہر قسم کے صوری ومعنوی اخلاق ومحاسن سے مزین ہونا ضروری ہے کیونکہ آپ کے نزدیک تصوف نہ علم ہے اور نہ اسم بلکہ مشائخ کے مخصوص اخلاق کا نام ہے جو ہر لحاظ سے مکمل ہونا چاہئے، صوری حیثیت سے ان اخلاق کی تکمیل یہ ہے کہ سالک اپنے ہر کردار میں شریعت کا پابند ہو، جب اس سے کوئی بات خلاف شرع سرزد نہ ہوگی تب وہ دوسرے مقام پر پہونچے گا، جس کا نام طریقت ہے اور جب اس میں ثابت قدم رہے گا تو معرفت کا درجہ حاصل کرے گا اور جب اس میں پورا اترے گا تو حقیقت کا مرتبہ پائے گا اس کے بعد وہ جو کچھ طلب کرے گا اس کو ملے گا۔

احکام اسلام پر عمل پیرا ہونے کی تلقین

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے شریعت کے تمام ارکان اور ان کے جزئیات بالخصوص نماز کی پابندی پر بڑا زور دیا آپ فرماتے ہیں:

نماز دین کا رکن ہے اور ستون ہے، اگر ستون کھڑا ہے تو گھر بھی کھڑا رہے گا اور جب ستون گر جائے گا تو گھر بھی سلامت نہیں رہے گا، جس نے نماز میں لاپرواہی کی اس نے اپنے دین اور ایمان کو خراب کیا۔

نماز کی اہمیت کو آشکار کرتے ہوئے حضرت خواجہ نے فرمایا کہ:

میرا گزر شام کے قریب ایک شہر سے ہوا، اس شہر کے باہر ایک غار تھا جس میں ایک بزرگ سکونت پذیر تھے، خوف خدا اور خشیت الٰہی سے ان کے بدن کا گوشت پوست سب پگھل گیا تھا، پورے جسم پر صرف ہڈیاں ہی رہ گئی تھیں۔

ایک مصلیٰ پر تشریف فرما تھے، میں ادب سے قریب جا کر بیٹھ گیا، اس بزرگ نے دریافت فرمایا، کہاں سے آئے ہو؟

میں نے جواب دیا ''بغداد سے حاضر ہوا ہوں''

انہوں نے فرمایا: خوب آئے لیکن مناسب یہ ہے کہ درویشوں کی خدمت کرتے رہو تا کہ تم کو ذوق درویشی حاصل ہو، مجھے اس غار میں رہتے ہوئے کئی برس گزر گئے، پوری دنیا سے علیحدگی اختیار کر کے اس غار میں چھپا بیٹھا ہوں، ایک بات سے ایسا ڈرتا ہوں کہ رات دن روتے گزر جاتے ہیں۔

میں نے پوچھا کہ حضرت وہ کون سی بات ہے؟

انہوں نے فرمایا ''نماز ہے'، جس وقت نماز ادا کرتا ہوں مجھے خوف ہوتا ہے کہ کہیں کوئی شرط فروگزاشت نہ ہوگئی ہو اور میری ساری محنت اکارت ہو کر یہی نماز موجب عتاب خداوندی نہ ہو جائے۔ (دلیل العارفین مجلس دوم بحوالہ بزم صوفیہ، ص 76)

جس طرح حدیث پاک میں نماز کو مومنوں کی معراج بتایا گیا ہے اسی کی روشنی میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ:

جب وہ (مومن) نماز پڑھے تو اس طرح کہ گویا انوار وتجلیات کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ (دلیل العارفین)

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نماز کے ساتھ روزہ اور حج کی بھی بڑی تاکید فرمایا کرتے اور آپ خود صائم الدہر (ہمیشہ روزہ دار) رہے اور آپ نے خانہ کعبہ کی زیارت بھی بکثرت کی ہے۔ (سیرت خواجہ غریب نواز' 263 تا 274)

لباس مبارک

آپ کا لباس مبارک جامہ دوتائی تھا' یہ بخیہ کیا ہوا تھا' جب حضرت قطب

الدین بختیار کاکی نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور آپ نے انہیں خلافت سے نوازا تو وہ لباس مبارک حضرت قطب الاقطاب کو عطا فرمایا بعد ازاں وہی دوہر لباس قطب الاقطاب نے حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کو اور حضرت بابا فرید نے حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو اور شیخ المشائخ نے حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمایا۔

جب کوئی کپڑا کہیں سے پھٹ جاتا تو جس قسم کا بھی پاک کپڑا ملتا آپ بلا تأمل اس کا پیوند لگا لیتے تھے۔ آپ کا لباس اکثر پیوند دار ہوتا تھا۔ (تاریخ فرشتہ جلد دوم۔ تذکرہ اولیاء ہند۔ مسالک السالکین جلد دوم بحوالہ معین الارواح) (سیرت خواجہ غریب نوازؒ۔ 282)

تعلیمات وملفوظات

سلطان الہند خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ نامی کتاب میں دلیل العارفین کے حوالہ سے آپ کے ملفوظات وتعلیمات بیان کئے گئے اختصار وتلخیص کرتے ہوئے اس میں سے چند ارشادات عالیہ درج کئے جاتے ہیں۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا مشن دین حق کی روشنی پھیلانا اور گم گشتہ راہ ہدایت افراد کو صراط مستقیم کی دعوت دینا' طالبان معرفت کو سلوک وتصوف کے منازل طئے کرانا' دلوں کے زنگ دور کرنا اور تزکیہ نفس کی تلقین فرمانا تھا، چنانچہ آپ کی مجالس رشد وہدایت' تعلیم وتلقین' تربیت اخلاق اور تہذیب نفس کی درسگاہ ہوا کرتی تھیں' خاص

خاص موقعوں پر خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے جو ملفوظات وہدایات فرمائیں آپ کے خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ نے دلیل العارفین میں بعض مجلسوں کے ارشادات کو جمع فرمایا، یہ کتاب آج بھی رشد وہدایت کا سرچشمہ ہے۔اس مجموعہ میں مختلف دینی مسائل اور صوفیانہ رموز مثلاً طہارت‘ نماز‘ روزہ‘ حج‘ صدقہ‘ شریعت ‘حقیقت‘ طریقت‘ محبت الٰہی‘ عشق الٰہی‘ معرفت الٰہی‘ عذابِ قبر‘ گناہ کبیرہ‘ عبادت اہل سلوک‘ دوزخ ‘سورتوں کے فضائل‘ کشف وکرامات‘ صحبت نیک وبد‘ توکل ‘توبہ‘ تجرید کے موضوعات پر جامع وبصیرت انگیز ارشادات وفرمودات ہیں۔

جن میں سے کچھ اقتباسات ذکر کئے جارہے ہیں:

پیر‘ مرید کو سنوارنے والا ہوتا ہے

۞............ آپ نے فرمایا: جس نے کچھ پایا‘ خدمت سے پایا، پس لازم ہے کہ پیر کے فرمان سے ذرہ برابر تجاوز نہ کرے، نماز‘ تسبیح‘ اوراد‘ وغیرہ کی بابت پیر اس سے جو کچھ فرمائے گوش ہوش سے سنے اور اسے بجالائے تاکہ کسی مقام پر پہنچ سکے‘ کیونکہ پیر مرید کو سنوارنے والا ہے، پیر جو کچھ فرمائے گا وہ مرید کے کمال کے لئے ہی فرمائے گا۔(دلیل العارفین ص:2)

باوضو سونے کی برکت

۞............ آپ نے فرمایا: عارف اہل فضل ہیں اور وہ دوست کی محبت میں مستغرق ہیں، کہ جب آدمی رات کو باطہارت سوتا ہے تو حکم ہوتا ہے کہ فرشتے اس کے ہمراہ رہیں، وہ صبح تک اللہ تعالیٰ سے یہی التجا کرتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ کو بخش

دے‘ کیونکہ یہ باطہارت سویا ہے۔(دلیل العارفین ص:3)

عارف کسے کہتے ہیں؟

۞............ آپ نے فرمایا: عارف اس شخص کو کہتے ہیں جو تمام جہاں کو جانتا ہو اور عقل سے لاکھوں معنی پیدا کرسکتا ہو اور بیان کرسکتا ہو اور محبت کے تمام دقائق کا جواب دے سکتا ہو اور ہر وقت بحر میں تیرتا رہے تاکہ اسرارِ الٰہی وانوارِ الٰہی کے موتی نکالتا رہے اور دیدہ ور جوہریوں کے روبرو پیش کرتا رہے۔(دلیل العارفین ص:4)

نماز بندوں کے لئے خدا کی امانت

۞............ آپ نے فرمایا: کہ نماز مؤمن کی معراج ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا کہ **الصَّلوٰۃ معراج المؤمنین**۔اس کے بعد فرمایا کہ نماز ایک راز ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے کہتا ہے‘ چنانچہ حدیث میں آیا ہے: **المصلی یناجی ربہ** نماز پڑھنے والا اپنے خدا سے راز کہتا ہے۔نماز بندوں کے لئے خدا کی امانت ہے‘ پس بندوں کو چاہئے کہ اس کا حق اس طرح ادا کریں کہ اس میں کوئی خیانت پیدا نہ ہو۔(دلیل العارفین،ص:8)

نماز دین کا ستون

۞............ آپ نے فرمایا: نماز دین کا رکن ہے اور رکن ستون ہوتا ہے‘ پس ستون قائم ہوگیا تو مکان بھی قائم ہوگیا۔ (دلیل العارفین ص:9)

بھوکے کو کھانا کھلانے کی فضیلت

۞............ آپ نے فرمایا: جو بھوکے کو کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور جہنم کے درمیان سات پردے حائل کردے گا۔

جھوٹی قسم پر وعید

۞............ آپ نے فرمایا: جس نے جھوٹی قسم کھائی گویا اس نے اپنے خاندان کو ویران کر دیا' ادھر سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

محبت کا اعلیٰ درجہ

۞............ آپ نے فرمایا: محبت میں صادق وہ ہے جس پر شوق واشتیاق اس قدر غالب ہو کہ سو ہزار شمشیریں اس کے سر پر ماریں تب بھی اس کو خبر نہ ہو۔

بلند رتبہ عاشق

۞............ آپ نے فرمایا: دوستیِ مولا میں وہ شخص سچا ہوتا ہے کہ اگر اس کا جسم ذرہ ذرہ کر دیا جائے اور آگ میں جلا کر خاکستر کر دیا جائے تو بھی دم نہ مارے۔ (دلیل العارفین ص:16)

مسلمان کو تکلیف دینے کا انجام

۞............ آپ نے فرمایا: اس سے بڑھ کر کوئی گناہ کبیرہ نہیں کہ مسلمان بھائی کو بلا وجہ ستایا جائے، اس سے خدا ورسول دونوں ناراض ہوتے ہیں۔ (دلیل العارفین، ص:17)

۞............ آپ نے فرمایا: گناہ تم کو اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتا' جتنا مسلمان بھائی کو ذلیل ورسوا کرنا نقصان پہنچاتا ہے۔ (دلیل العارفین۔م:9)

کلام الٰہی کی عظمت

۞............ آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کا نام سنے یا کلام اللہ سنے اور اس

کا دل نرم نہ ہو اور ہیبتِ الٰہی سے اس کا اعتقاد وایمان زیادہ نہ ہو تو گناہ کبیرہ ہے۔ (دلیل العارفین ص:18)

پانچ چیزوں کو دیکھنا عبادت

۞............ آپ نے فرمایا: پانچ چیزوں کو دیکھنا عبادت ہے:

(ا) اپنے والدین کے چہرے کو دیکھنا حدیث میں ہے، جو فرزند اپنے والدین کا چہرہ دیکھتا ہے اس کے نامۂ اعمال میں حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

(۲) کلام مجید کا دیکھنا۔

(۳) کسی عالم بزرگ کا چہرہ عزت واحترام سے دیکھنا۔

(۴) خانہ کعبہ کے دروازے کی زیارت اور کعبہ شریف دیکھنا۔

(۵) اپنے پیرومرشد کے چہرے کی طرف دیکھنا اور خدمت میں مصروف رہنا۔ (دلیل العارفین ص:20 تا22)

احکام الٰہی بجالانے کی تلقین

۞............ آپ نے فرمایا: کون سی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں نہیں ہے مؤمن کو چاہئے کہ احکام الٰہی بجالانے میں کمی نہ کرے پھر جو کچھ چاہے گا مل جائے گا۔ (دلیل العارفین ص:24)

سورۂ فاتحہ سورۂ شفا

۞............ آپ نے فرمایا: سورۂ فاتحہ تمام دردوں اور بیماریوں کے لئے شفا ہے، جو بیماری کسی علاج سے درست نہ ہو وہ صبح کی نماز کے سنت اور فرض کے درمیان اکتالیس مرتبہ بسم اللہ کے ساتھ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے سے دور ہو جاتی ہے۔ حدیث

میں ہے:الفاتحة شفاء من كل داءٍ۔(دلیل العارفین ص:29)

رات کے تین حصے

۞............ آپ نے فرمایا: رات کے تین حصے کرے: پہلا حصہ نماز میں گزارے دوسرا تہجد میں؛ جس کے بارے میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ نماز ہمارے لئے فرض ہے یہ چار سلام سے ادا کرے اور جس قدر قرآن شریف یاد ہو پڑھے' پھر تھوڑی دیر سو جائے' پھر اٹھ کر تازہ وضو کرے اور صبح کاذب تک یاد الٰہی میں مشغول رہے۔(دلیل العارفین ص:36)

دنیا سے کنارہ کشی

۞............ آپ نے فرمایا: جس نے خدا کو پہچان لیا اگر وہ خلق سے دور نہ بھاگے تو سمجھ لو کہ اس میں کوئی نعمت نہیں۔(دلیل العارفین۔م:9)

۞............ آپ نے فرمایا: عارف وہ شخص ہوتا ہے جو کچھ اس کے اندر ہو اسے دل سے نکال دے تا کہ اپنے دوست کی طرح یگانہ ہوجائے' پھر اللہ تعالی اس پر کسی چیز کو مخفی نہ رکھے گا اور وہ دونوں جہاں سے بے پرواہ ہوجائے گا۔(دلیل العارفین۔م:9)

۞............ آپ نے فرمایا: عارف دنیا کا دشمن ہوتا ہے اور مولی کا دوست چونکہ وہ دنیا سے بیزار ہوتا ہے اور غلو' عشق اور حسد کی اسے خبر نہیں ہوتی۔ (دلیل العارفین:ص49)

تین خصلتوں سے محبت الٰہی کا سبب

۞............ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ اگر کسی شخص میں تین خصلتیں پائی جائیں تو سمجھ لو کہ اللہ تعالی اُسے دوست رکھتا ہے' وہ تین چیزیں سخاوت ،شفقت اور تواضع ۔ سخاوت دریا جیسی ،شفقت مانند آفتاب ،تواضع زمین کی سی۔(دلیل العارفین ۔م:9)

صحبت کا اثر

۞............ آپ نے فرمایا: نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر ہے اور بروں کی صحبت برے کام سے بری ہے۔(دلیل العارفین:ص46)

تین اشخاص سب سے بہتر

۞............ آپ نے فرمایا: دنیا میں سب سے بہتر تین اشخاص ہیں :(۱)عالم جو اپنے علم سے بات کہے۔(۲)جو حرص نہ رکھے(۳)وہ عارف جو ہمیشہ دوست کی تعریف و توصیف کرے۔(دلیل العارفین:ص48)

سچی محبت

۞............ آپ نے فرمایا: محبت میں صادق وہ ہے جو خویش واقربا سے قلبی علاقہ قطع کر کے اللہ ورسول سے تعلق پیدا کرے، محبّ وہ شخص ہے جو کلام الٰہی کے حکم پر چلے اور حبِّ الٰہی میں صادق ہو۔(دلیل العارفین:ص52)

عارفِ صادق

۞............ آپ نے فرمایا: سچا عارف وہ ہے جس کی ملکیت میں کوئی چیز نہ ہو اور نہ ہی وہ کسی کی ملکیت ہو۔(دلیل العارفین:ص52)

عارفوں کا توکل

۞............ آپ نے فرمایا: عارفوں کا توکل یہ ہے کہ ان کا توکل خدا کے سوا کسی پر نہ ہو اور نہ کسی چیز کی طرف توجہ کریں۔(دلیل العارفین:ص53)

سعی توبہ کا مفہوم

۞............ آپ نے فرمایا: توبۃ النصوح میں تین باتیں ہیں؛اول: کم

کھانا روزے کے لئے۔ دوم: کم سونا طاعت کے لئے۔ سوم: کم بولنا دعا کے لئے۔ پہلے سے خوف، دوسرے اور تیسرے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ (دلیل العارفین: ص 57)

عارف کی مثال

۞............ آپ نے فرمایا: عارفین آفتاب کی مانند ہیں جو دنیا پر چمکتے ہیں اور سارا جہاں ان کے نور سے روشن ہوتا ہے۔ (مراۃ الاسرار۔608)

۞............ آپ نے فرمایا: عارف آفتاب کی طرح ہوتا ہے جو سارے جہاں کو روشنی بخشتا ہے ،جس کی روشنی سے کوئی چیز خالی نہیں رہتی۔ (دلیل العارفین: ص 57)

اہل طریقت کے لئے دس شرطیں

۞............ آپ نے فرمایا: اہل طریقت کے لئے دس شرطیں لازم ہیں : (۱) طلب حق (۲) طلب مرشد (۳) ادب۔ (دلیل العارفین :ص 58) (۴) رضا (۵) محبت وترک فضول (۶) تقوی (۷) استقامت شریعت (۸) کم کھانا، کم سونا (۹) خلق سے تنہائی اختیار کرنا (۱۰) روزہ ونماز۔ (بحوالہ معین الہند۔ ص: 186)

اہل حقیقت کے لئے دس شرطیں

۞............ آپ نے فرمایا: اہل حقیقت کے لئے بھی دس شرطیں لازم ہیں : (۱) معرفت میں کامل ہونا اور خدا رسیدہ ہونا (۲) نہ خود رنجیدہ ہو نہ رنجیدہ کرے کسی کی بدی کا خیال نہ کرے (۳) حق تعالی کی راہ دکھائے اور خلق کو ایسی بات بتائے جس میں دنیا وآخرت کا فائدہ ہو (۴) تواضع (۵) عزلت (۶) ہر شخص کو عزیز ومحترم جانے اور اپنے کو سب سے حقیر اور کم تر شمار کرے (۷) تسلیم ورضا (۸) ہر درد ورنج میں

صبر (۹) سوز گداز، عجز ونیاز (۱۰) قناعت توکل (بحوالہ معین الہند۔ ص: 186 تا 187)

مرید کی ثابت قدمی

۞............ ایک مرتبہ آپ سے پوچھا گیا کہ مرید ثابت قدم کب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ اس وقت ثابت قدم ہوتا ہے جبکہ اعمال بد لکھنے والا فرشتہ بیس سال تک اس کے نامۂ اعمال میں گناہ نہ لکھے۔ (سیر الاولیاء۔55)

محبت کی علامت

۞............ اہل محبت کی علامت کے بارے میں آپ نے فرمایا: ذات حق کا مکمل مطیع ہونا، ڈرتے رہنا کہ کہیں اپنی بارگاہ سے دور نہ کردے۔ (سیر الاولیاء۔55)

شقاوت کی علامت

۞............ شقاوت کی علامت یہ ہے کہ گناہ بھی کرو اور یہ امید رکھو کہ تم مقبول رہوگے۔ (سیر الاولیاء۔55)

پسندیدہ صفات

۞............ اللہ تعالٰی کے پاس سب سے زیادہ محبوب کون سی صفات ہیں؟ فرمایا (1) غمگین افراد کی فریاد سننا (2) مسکینوں کی حاجت پوری کرنا اور (3) بھوکوں کو کھانا کھلانا۔

سخاوت کا بدلہ

۞............ آپ نے فرمایا: جس کسی نے نعمت پائی وہ سخاوت کی بدولت پائی۔ (سیر الاولیاء۔56)

معرکہ کربلاء سے متعلق امام عالی مقام کی حقانیت وصداقت کو ظاہر کرتے ہوئے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اہل اسلام کو یہ پیغام دیا ؎

شاہ است حسین بادشاہ است حسین
دین است حسین دیں پناہ است حسین
سرداد نہ داد دست دردست یزید
حقا کہ بناءِ لا الہ است حسین

وصال مبارک

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی جمیلہ اور استقامت کی برکت سے ظلمت کدۂ کفر، انوارِ توحید ورسالت سے جگمگانے لگا، آپ نے تمام مخلوق خدا پر شفقت ومحبت، رأفت ورحمت کے پھول برسائے، آپ محبت خدا اور رسول کا درس دیتے رہے، جب سفر آخرت کا وقت آیا تو چند اولیاء اللہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ ارشاد فرما رہے ہیں: اللہ کے دوست معین الدین سجزی آرہے ہیں، ہم ان کے استقبال کیلئے آئے ہیں۔

وصال کے وقت آپ کی جبین اقدس پر نورانی تحریر جگمگا رہی تھی: ''**حبیب اللہ مات فی حب اللہ**'' یہ اللہ کے محبوب ہیں جو محبت الٰہی میں وصال کر گئے۔

آپ کی ذات مبارکہ سے بلالحاظ مذہب وملت سبھی اکتساب فیوض وبرکات کیا کرتے ہیں، آپ کا وصال مبارک 6/رجب المرجب 627ھ م 21/مئی 1230ء بروز دوشنبہ ہوا۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

